نبی اکرم ﷺ کی تین وصیتیں

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو مختلف مواقع پر مختلف وصیتیں کی ہیں۔ ذیل میں ایک حدیث کی رو سے آپ ﷺ کی تین نہایت اہم وصیتیں بیان کی جارہی ہیں:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ : ((اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)) (۱)

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل ومحبوب ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ: ''اللہ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیے جائیں اور تمہیں آگ میں بھون دیا جائے' اور خبردار! کبھی بالارادہ فرض نماز نہ چھوڑنا' کیونکہ جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً فرض نماز چھوڑ دی تو اس کے بارے میں ذمہ داری ختم ہوگئی (جو اللہ کی طرف سے اس کے وفادار اور صاحب ایمان بندوں کے لیے ہے)' اور خبردار! شراب کبھی نہ پینا' کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے''۔

حدیث کے راوی حضرت ابوالدرداء عویمر انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو اپنا خلیل کہہ کر کس قدر محبت اور پیار کے تعلق کا اظہار کر رہے ہیں! یہ وہی ابوالدرداء ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے معرکۂ اُحد میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے دیکھا تو تعریف کی اور فرمایا کہ عویمر کس قدر اچھے سوار ہیں! ابوالدرداءؓ جنگِ بدر کے بعد پورے شرحِ صدر کے ساتھ اسلام لائے' پھر اپنے وقت کا بیشتر حصہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں گزارتے رہے۔

اس حدیث میں آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک نصیحت کے الفاظ بیان کیے ہیں جن میں آپ ﷺ نے تین باتوں سے رکنے کی تاکید کی ہے۔ پہلی بات آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ

(۱) سنن ابن ماجه' کتاب الفتن' باب الصبر علی البلاء۔

شرک نہ کرنا خواہ تمہارا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا ڈالا جائے۔ شرک بدترین گناہ ہے۔ یہ خالق کائنات کی اتھارٹی کو چیلنج ہے۔ یہ واحد گناہ ہے جس کے مرتکب کی قیامت کے دن نجات نہیں۔ قرآن مجید میں اس کو کئی جگہ پر ناقابل بخشش گناہ قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المائدۃ میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ﴾ (آیت ۷۲) ''بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے''۔ پس ہر مسلمان کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ شرک سے دُور رہے' مخلوق میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں شریک نہ کرے۔ اللہ کی ہر صفت لامحدود ہے۔ وہ مخلوق کے کسی فرد کو لامحدود صفات کے ساتھ متصف نہ کرے' ہر قسم کے مراسم عبودیت اُسی کے لیے خاص کرے' اسی کا تقویٰ اختیار کرے اور اسی پر توکل کرے۔ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے مخلوق کے کسی فرد کی اطاعت نہ کرے۔ اُسی کی عبادت کرے اور اسی سے مدد چاہے۔

دوسری نصیحت رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو یہ فرمائی کہ فرض نماز عمداً کبھی نہ چھوڑنا' کیونکہ جس نے دیدہ ودانستہ فرض نماز چھوڑی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے نکل گیا۔ نماز مؤمن کی نشانی اور علامت ہے۔ گویا مسلمان نماز کی ادائیگی سے پہچانا جاتا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ اصحابِ رسولؐ نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (مشکوٰۃ' کتاب الصلوٰۃ) پنج گانہ نماز کی پابندی گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔ قرآن مجید کے مطابق نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے بچاتی ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تلقین کریں اور خود بھی اس کی پابندی کریں: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ:۱۳۲) ''اور (اے نبیؐ!) حکم دیں اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہیں''۔ نماز کا چھوڑنا آدمی کو شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾﴾ (الروم) ''اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں شامل نہ ہو جاؤ''۔

سورۃ المدثر میں ہے کہ جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ جواب میں پہلا سبب یہ بیان کریں گے کہ: ﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾﴾ ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے''۔ نماز کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی

آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے: ((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ))(۱) ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے''۔ گویا نماز رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے۔ چنانچہ ہر سچا اُمتی بھی نماز کو محبوب رکھے گا اور اس کی پابندی کرے گا۔ آپؐ نے خود ساری زندگی نماز کی پابندی کی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))(۲)

''ہمارے اور اِن (منافقوں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے' پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا''۔

الغرض نماز کو چھوڑنے سے انسان اپنے خالق کا باغی اور نافرمان قرار پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو نماز کی تاکید کی' اور فرمایا کہ نماز نہ پڑھنے سے انسان اللہ کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔ تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ نہ ملی اُس کو اور کون سا سہارا مل سکتا ہے؟

تیسری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوالدرداءؓ کو فرمائی وہ یہ ہے کہ کبھی شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ شراب کو اُمّ الخبائث بھی کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی حرمت ان الفاظ میں آئی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾ (المائدۃ)

''اے اہل ایمان! یقیناً شراب' اور جوا' اور بُت اور جوئے کے تیر یہ سب گندے کام شیطان کے ہیں۔ سو تم ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

شراب نوشی صرف ایک گناہ نہیں ہے' بلکہ یہ بہت سے گناہوں کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے شراب کی برائی کو واضح فرماتے ہوئے اس سے متعلق تمام لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةُ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا

(۱) سنن النسائی' کتاب عشرۃ النساء' باب حب النساء۔
(۲) سنن الترمذی' کتاب الایمان عن رسول اللہ ﷺ' باب ما جاء فی ترک الصلاۃ۔

وَالْمُشْتَرَاهُ لَهُ (۱)

''رسول اللہ ﷺ نے شراب کے معاملہ میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے: (۱) شراب کشید کرنے والا (۲) شراب کشید کرانے والا (۳) شراب پینے والا (۴) شراب اٹھانے والا (۵) شراب اٹھوانے والا (۶) شراب پلانے والا (۷) شراب بیچنے والا (۸) شراب کی قیمت کھانے والا (۹) شراب خریدنے والا (۱۰) جس کے لیے شراب خریدی گئی ہو''۔

بنیادی طور پر شراب نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور نشہ انسان کے حواس کو مختل کر کے اسے انسانیت سے گرا کر حیوانیت کی سطح پر لے آتا ہے جس سے اس میں اچھائی اور برائی میں تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لیے صرف شراب ہی نہیں بلکہ ہر نشہ آور چیز اسلام میں حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ)) (۲)

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے شراب کے عادی کو بُت پرست کی مانند شمار کیا ہے۔ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے شراب نوشی کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے انہیں شراب سے منع فرمایا۔ اس پر سائل نے کہا کہ ہم تو شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

((اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ)) (۳)

''یہ دوا نہیں' بلکہ (خود ایک) بیماری ہے''۔

شراب کی حرمت میں رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث روایت کی گئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے' نہ جواری' نہ فقراء کو صدقہ دے کر جتانے والا اور نہ شراب پینے والا''۔ (سنن دارمی' بحوالہ ریاض المسلمین' ص ۸۰۸)

الغرض اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے شرک سے انتہائی زوردار الفاظ میں روکا ہے' کیونکہ شرک ناقابل بخشش گناہ ہے۔ پھر آپؐ نے نماز کی تاکید کی ہے کہ نماز مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرتی ہے۔ پھر آپؐ نے شراب پینے سے منع کیا ہے کہ یہ بہت سی برائیوں کا سبب بنتی ہے۔

(۱) سنن الترمذی' کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ باب النھی ان یتخذ الخمر خلا۔

(۲) سنن الترمذی' کتاب الاشربة عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔

(۳) صحیح مسلم' کتاب الاشربة' باب تحریم التداوی بالخمر۔